W O R K G R O U P

BACK TO THE BIBLE

یسوع کا لہو از بائبل سٹڈی ایم۔ دی۔ ڈی کرائس

بائبل کے اس مطالعے میں ہم گڈ فرائیڈے اور ایسٹر کے تاثر کا مطالعہ کریں گے۔ بعض اوقات ہم بشارتی مسیحی اپنی کلیسیائی سر گرمیوں کو بہت زیادہ لے لیتے ہیں۔ ہم تقریبا اپنے ایمان کی روح کی بیصرت کو کھو دیتے ہیں ایک دوسرے خطرہ بائبل کے عقائد میں ہماری دلچپسپی کا کھو جانا ہے اور ہمارے قدم ہمارے روحانی تجربات سے گرد اڑ رہے ہوئے ہیں لیکن ہم ایک دوسرے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ تعلیم بغیر تجربے کے مردہ ہے، لیکن تجربہ بغیر تعلیم کے کا مطلب ہے کہ ہم تیر رہے ہیں تجربہ تعلیم پر بنیاد ہے، بائبل میں ہم ہو جو تعلیم پاتے ہیں، زندہ رہنے کا سب سے اچھا طریقہ ہے۔ بائبل کی تعلیمات ہمارے تجربات کے ستونوں کو تشکیل دیتے ہیں۔

مکمل مطالعہ کی فہرست

تعارف۔ (سبق نمبر 1)

لغوی معنی۔ "

خون کے معجزاتی کام؟"

پرانے عہد نامہ میں لہو۔ (سبق نمبر 2)

گناہوں کی معافی کے لیے لہو کو بہانا تھا۔

گناہوں کی معانی کے بارے نئی رویا۔ (سبق نمبر 3)

قربانی کی تبدیلی۔

یسوع کی وضاحت۔ (سبق نمبر 4)

پہاڑ پر تبدیلی۔(سبق نمبر 5)
کیا یسوع کی موت در حقیقت ضروری تھی ؟(سبق نمبر 6)
یسوع کی جسمانی مصیبتیں اہم ہیں، لیکن یسوع کی موت بڑی وجہ نہیں۔(سبق نمبر 7)
گناہ کا بوجھ یسوع کو اٹھانا تھا۔(سبق نمبر 8)
یسوع کی موت کے بعد کیا ہوا۔(سبق نمبر 9)
شاگردوں کا ایمان نہ لانا اور ایمان۔(سبق نمبر 10)
یسوع کے جی اٹھنے کی فتح۔(سبق نمبر 11)
کتابیات

سبق نمبر 1

تعارف۔

علم الٰہیات میں بہت ساری چیزیں رائج ہیں لیکن اپنے بہت زیادہ استعمال کے سبب وہ اپنے معنی کھو چکی ہیں۔ یہ چیزیں پوشیدہ ہو گئی ہیں ایک مثال یسوع کا لہو بڑی آسانی کے ساتھ ہم اس بات کی روح کو محسوس کیے بغیر کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں اس اصلاح کو استعمال کرتے ہیں جب ہمیں ابلیس کے خلاف حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے ہم یسوع کے لہو کے ساتھ ڈھانپنے کے لیے کہتے ہیں اگر ہم مذور ہوتے ہیں ہم کوشش پسند کرتے ہیں یسوع کے لہو میں قوت ہے جب ہم گناہ کرتے ہیں ہم یسودع کے لہو کو صاف کرنے کے لیے کہتے ہیں

کیونکہ یہ بیان اکثر استعمال کیا جاتا ہے اس مضمون پر وقت گزارنا مفید ہے جب ہم مطالعہ کر رہے ہونگے ہم کچھ غلط فہمیوں کے خلاف ہونگے ہم ان کا بھی مطالعہ کریں گئے۔

سب سے پہلے ہم اس حقیقت پر توجہ دیتے ہیں بائبل میں مسیح کے خون کو مسیح کی صلیب کے ساتھ اٹوٹ رنگ کی طرح جوڑا جاتا ہے دونوں مسیح کی موت کا حوالہ دیتے ہیں اور بچائے جانے کی بات کرتے ہیں دیکھیں مکاشفہ 1 باب 5 آیت" جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور جس نے اپنے خون کے وسیلے سے ہم کو گناہوں سے خلاصی بخشی۔۔۔۔۔" اور گلیتوں 6 باب 14 آیت میں" لیکن خدا نہ کرتے کہ میں کس چیز پر فخر کروں سوا اپنے خداوند یسوع مسیح کی صلیب کے۔۔۔۔۔"

لفظی معنی

خدا نے انسان کو خون کی گردش کے ساتھ پیدا کیا ہر منٹ میں دل کے ارد گرد پانچ لیٹر خون پمپ کیا جاتا ہے خون کی مختلف قسمیں ہیں ہر کسی کے خون کا گروپ ایک نہیں ہے لیکن جہاں تک ہمارے مضمون کا تعلق ہے یہ کہنا ممکن ہے کہ ہر شخص کا خون ایک جیسا ہے امریکہ کے صدر اباما کا خون اور نیدرلینڈ کی ملکہ بیٹ رکیس کا خون، آپ کا خون اور میرا خون یہ سب ایک جیسا ہے اگر کسی کیشایانہ پیدائش ہوتی ہے، ہم ہالینڈ میں کہتے ہیں کہ اس کا خون پتلا ہے لیکن یہ محض ایک مذاق ہے، پر خون کا رنگ ایک جیسا سرخ ہوتا ہے جب خدا کا بیٹا زمین پر آیا اور انسان بنا تو اس نے انسان کا خون اپنی ماں مریم سے پایا اس لیے لفظی طور پر یسوع کا لہو آپ کے اور میرے خون کی طرح ایکجیسا ہے لیکن جیسے جیسے وقت گذرتا گیا بڑے بڑے لوگوں اور بائبل کی اضافی تعلیم کے مطابق اس کے لفظی مطلب میں وسعت آگئی۔

لہو کے معجزاتی کام؟

3۔1 یسوع کے لہو کی قدر وقیمت کو ایک عام خون سے زیادہ تصور کیا جاتا ہے یقینا ہم یسوع کے لہو کے بارے میں کچھ بھی کمزوریات نہیں کہیں گئے وہ ہمارا نجات دہندہ ہے خدا کا بیٹا ہے اور وہ ہماری گہری ترین عزت کے لائق ہے ہم امید کرتے ہیں کہ اس آرٹیکل کے ذریعے ہم صحیح محبت کو ظاہر کریں گئے کیا اس طرح یسوع کا لہو عام لوگوں کے لہو سے مختلف ہے؟ ماضی میں بہت سارے اسی طرح سوچتے تھے آخر کار یسوع پاک شخص تھا، کامل تھا، لاخطا تھا اور خدا کا بیٹا تھا کیا اس کے لہو کو کچھ خاص نہیں ہونا؟

2 ۔3 کلیسیاء کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد، مسیحیوں نے مقدس لوگوں کی باقیات کو جمع کرنا شروع کیا وہ یہ کلیسیاء میں لائے، جہاں انھوں نے اس کی تعریف کی اور اس کو باقیات کے طور پر محفوظ کیا خاص طور پر وہ چیزیں جن کا تعلق یسوع سے تھا جب وہ صلیب پر مواوہ بہت قابل قدر چیزیں تھیں رومن کاتھولک اور آرتھودکس کلیساؤں لکڑی کے ٹکڑے اور کیلوں کو رکھا، جو کہ انھوں نے صلیب کے حصوں میں سے تراس کی جڑیں قصوں میں ہیں ہم دو بڑے مشہور قصوں کو بیان کرتے ہیں۔

3۔3 ویرنیکا کا کپڑا یسوع کے صلیبی راستے کے دوران ایک ایماندار عورت نے لوگوں میں سے زبردستی راستہ بنایا اور یسوع تک پہنچی اس نے یسوع کو اس کے منہ پر سے لہو پونچھنے کے لیے جو کہ خاردار تاج کے سبب سے تھا ایک کپڑا دیا اس کے بعد گھر جا کر اس نے اس کپڑے کو کھولا اور اس کپڑے پر یسوع کے چہرے کی تصور دیکھی جلد ہی وہ مریم سے ملی، اس کے ذریعے یہ کپڑا ویٹیکن میں لایا گیا۔

4۔3 ٹیورن کی پاک چاڈر صلیب پر یسوع کے اتارے جانے کے بعد، اس کے جسم کو ایک چادر میں لپیٹا گیا اور قبر میں رکھا۔ جب، اس کے زندہ ہونے کے بعد، مریم نے جب چادر پر چھپا ہوا تھا یہاں تک کہ اس پر خون کے نشانات بھی ہیں جو کہا اس کے زخموں کے سبب سے اور اس کے ہاتھوں اور پیروں کے ناخنوں کے سبب سے ہیں یہ کپڑا بھی ویٹیکن نے لے لیا اور طیورن کے کیتھورل میں محفوظ کیا گیا زمانوں کے ساتھ ساتھ یقین کرنے والے اور نہ یقین کرنے والے سائنسدانوں نے اس چادر میں دلچسپی دکھائی 1988 ویٹیکن نے کار کے ذریعے کپڑے کی جانچ کریں وہ اس نتیجے پر پہنچے یہ فیبرک کا وہ کپڑا چودھویں صدی میں بنایا گیا حقیقت اس بات تک پہنچی کہ چادر اور اس کا قصہ فرانس میں 1340 میں ظاہر ہوا سائنسدانوں نے بھی دکھایا کہ خون کے دھبے سرخ پینٹ کے دھبے ہیں۔

5۔3 نتیجہ کپڑا اور اس چادر کا تصور یقیناً غلط تصور کیا گیا ما سوائے قصے کے، کوئی بھی مواد ایسا نہ پایا گیا جو یسوع کے خون کی خاص جادوئی قوتوں سے تعلق رکھتا ہو۔ نیا عہد نامہ یسوع کی کوت کی مستند کہانی پر مشتمل ہے لیکن اس کی جادوئی قوتوں کا ذکر نہیں کرتی لوقا ایک مشہور طبیت تھا لیکن اس کی انجیل میں بھی اور نہ ہی رسولوں کے اعمال میں کچھ لکھا گیا مصنفین متی، مرقس، لوقا، یوحنا، پطرس، یعقوب اور یہوداہ جو مصلوبیت کے گواہ تھے وہ بھی یسوع کے لہو کے معجزاتی کاموں کو بیان نہیں کرتے پس ہم نتیجہ لکال سکتے ہیں کہ ایسی کسی قوت کا وجود نہیں تھا ان کہانیوں کی جڑوں کا تعلق تعوراتی دیناسے ہے۔

سبق نمبر 1 کے سولات

1 ۔ کیا ہمارا لہو یسوع کے لہو کی طرح ہے؟

2 ۔ یسوع کا لہو اور مسیح کی موت یہ دو تعورات ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں؟

3 ۔ باقیات کیا ہیں کیا ہمیں اجازت ملی ہے کہ ان کے لیے دعا کریں؟

4 ۔ کیا خدا ہمیں اجازت دیتا ہے کہ مرد آدمیوں اور عورتوں سے مدد کو دیکھیں؟

سبق نمبر 2

پرانے عہد نامے میں لہو کا بیان

پیدائش کی کتاب میں ہم ہابل کی مہانی دیکھتے ہیں جس کو قائن نے قتل کیا یوں لگتا ہے جیسے خدا کو صدمہ ہوا جب وہ کہتا ہے: " تب خداوند نے قائن سے کہا تو نے یہ کیا کیا تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھ کو ہکارتا ہے" پیدائش 4 باب 10 آیت سالوں بعد نوح کے طوفان کے فورا بعد، خدا نوح کے لیے اپنے کام کی تجدید کرتا ہے: زمین پر حکمرانی کر۔ خدا خاص گناہوں کے لیے خبردار بھی کرتا ہے دونوں گناہوں کا تعلق لہو سے ہے" مگر، گوشت کے ساتھ خون کو جو اس کی جان ہے نہ کھانا" پیدائش 9 باب 4 آیت پہلے ہی پرانے عہد نامے کے وقتوں میں خون کو زندگی کی جان کہا گیا اور اس کھانے کی ممانعت کا مطالبہ کیا گیا موسیٰ نے اسی قانون کو استعمال کیا جب شریعت لکھی گئی انسان کے خون کے بارے میں، خدا نے اسی حصے میں کہا" جو آدمی کا خون کرے اس کا خون آدمی سے ہو گا کیونکہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا" پیدائش 9 باب 6 آیت ہم نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ خدا زمین پر انسان کی زندگی کی کتنی بلند اہمیت بناتا ہے بہت سارے قاتل ماضی اور موجودہ زمانے میں بہت حد تک ان کو سزا دی گئی لیکن یسوع قتل کا گناہ بھی معاف کر سکتا ہے ایک واضح قاتل کی ایک واضح مثال صلیب پر یسوع کے ساتھ لٹکے ہوئے قاتل کی مثال ہے در حقیقت قاتل کا مطلب ایک ایسا شخص ہے جو خدا کی صورت کو تباہ کرتا ہے یہ متضاد طور پر یوں لگتا ہے کہ خدا نے یہ ضروری سوچا کہ ایک شخص کو انسانیت کے بچانے کے لیے ضرور مرنا چاہیے، اور تقریباً سب چیزیں شریعت کے مطابق خون سے پاک کی جاتی ہیں اور بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی" عبرانیوں 9 باب 22 آیت۔

گناہوں کی معافی کے لیے خون کا بہایا جانا ضرور ہے

5:1 عبرانیوں کے خط کا مصنف یہاں اشارہ کر رہا ہے جو کچھ صحرا میں خون کے آغاز سے ہوا" کیونکہ جسم کی جان خون میں ہے اور میں نے مذبح پر تمہاری جانوں کے کفارہ کے لیے کفارہ ہو کیونکہ جان رکھنے ہی کے سبب سے خون کفارہ دیتا ہے" احبار 17 باب 11 آیت پہلے تمام حصے سوختنی قربانی کے خون چھڑکنے سے صاف کیے جاتے تھے خدا نے یہ کام موشی کو کوہ سینا پر دیا تھا یہ عمل مستقل کی ایک تصویر تھا کہ خدا کے بیٹے کے لہو سے گناہ دھویا جاتا پرانے عہد نامے میں صرف یہی ایک طریقہ تھا جس سے گناہ کی معافی ہوتی تھی، کسی بھی شخص کو سوختنی قربانی قاہن کے پاس ہوتی تھی قصوروار آدمی جانور کے سروں پر اپنا ہاتھ رکھتا اس کے بعد قائن اس کو ذبح کرتا اور پھر خون مذبح پر لایا جاتا تھا سال میں ایک دفعہ پاک کرنے کے دن ایک سوختنی قربانی اسرائیل کے تمام لوگوں کے گناہ

کے لیے لائی جاتی تھی پھر خون قائن اعظم سے مقدس پر لایا جاتا تھا پیچھے ایک بڑا پردہ ہوتا وہ عہد کے صندوق کی رحیم نشت پر خون چھڑکتا یسوع مسیح کی زندگی تک اور اس کے دوران بھی زمین پر اس روایت کو قائم رکھا گیا جب 70 عیسوی میں جب ہیکل تباہ ہوئی تمام ممکنار سومات بھی غائب ہو گئیں۔

2۔5 گناہ کی معافی کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو اسرائیلوں نے خدا کے خلاف گناہ کیا اور زمین پر جو باقی مخلوقات تھی ان کے گناہ کے چھٹکارے کا کوئی راستہ نہ تھا دوسری آبادیوں میں غیر معبودوں کو ماننے والے لوگ تھے جنھیں یہودی کہتے تھے کہ ان کے اپنے بت ہیں ان بتوں کی خوشنودی کے لیے وہ پھلوں کی جانوروں کی اور یہاں تک کہ بچوں کی قربانیاں دیتے تھے لیکن یہ روایات خدا کی طرف سے جو آسمان وزمین کا خالق ہے معافی نہیں لاتی تھی،(دیکھیں رومیوں 1 باب 18 سے 32 آیت،2 باب 12 سے 16 آیت)

سبق نمبر 2 سے سوالات

1 ۔یہودی کس طرح سے اپنے گناہوں سے آزادی حاصل کرتے تھے ؟

2 ۔ غیر معبودوں کو ماننے والے لوگ اپنے گناہوں سے کیسے چھٹکارا پاتے تھے ؟

3 ۔یہودیوں کے لیے گناہ کا دھویا جانا کہاں سے واقع ہوتا تھا؟

4 ۔ کیا گناہ کی معافی کے لیے خون بہایا جانا ضروری ہے ؟

سبق نمبر 3

گناہوں کی معافی کے بارے نئی رویا

1۔6 یسوع کا آنا گناہوں کی معافی کی الہات میں ایک واضح فرق لایا یسوع نے سکھانا شروع کیا کہ در حقیقت ایک جانور کا خون گناہ کی معافی کے کام کرنے کے قابل نہ تھا پرانا عہد نامہ زیادہ تر گناہ کے لیے جانوروں کی قربانی کے بارے بتاتا ہے لیکن اس بات کے اشارے ملتے ہیں کہ ایک تبدیلی آئی زبور 40 آیت 6 میں دد کہتا ہے: " قربانی اور نذر کو تو پسند نہیں کرتا تو نے میرے کان کھول دیئے ہیں سوختنی قربانی اور خطا کی قربانی تو نے طلب نہیں کہ زبور 51 آیت 16 میں لکھا ہے؛ کیونکہ قربانی میں تیری خوشنودی

نہیں ورنہ میں دیتا سوختنی قربانی سے تجھے کچھ خوشی نہیں" ہوسیع نبی 6 باب کی 6 آیت یہں لکھتا ہے: " کیونکہ میں قربانی نہیں ملکہ رحم پسند کرتا ہے اور خدا شناسی کو سوختنی قربانیوں سے زیادہ چاہتا ہوں۔"

2 ۔6 آنے والے خادم کے بارے۔یسعیاہ نبی کی نبوتیں اس کو محض ہر لحاظ سے انجیل کے اعلان کے لیے 5 آیات کی ضرورت پیش آئی" حالانکہ وہ ہماری خطاہؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بد کرداری کے باعث کچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لیے اس پر سیاست پائیں تاکہ اس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹرک گئے ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا پھر خداوند نے ہم سب کیبد کرداری اس پر لاد دی وہ ستایا گیا تو بھی اس نے برداشت کی اور منہ نہ کھولا جس طرح برہ جیسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں اور جس طرح بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بے زبان ہے اسی طرح وہ خاموش رہا" یسعیاہ 53 باب 5 سے 7 آیت وہ ان جانوروں کے بارے بات نہیں کرتا جو گناہ اٹھانے کے لیے ذبح کیے جانے تھے وہ خادم کی بات کرتا ہے جس کو لوگوں کے گناہوں کی معافی کے لیے موت تکلا یا گیا

3 ۔6 یسوع ہمیشہ اس حقیقت پر زور دیتا تھا کہ صحیفے اس کی گواہی دیتے ہیں اور وہ ان پیراؤں سے متفق تھا۔جانوروں کی موت نہیں، صرف کامل لاخطا انسان کی موت ان کو ملاپ تک لا سکتی تھی سوچ کی یہ گاڑی بہت انقلابی تھی خاص طور پر، جب اس نے کہا کہ صرف اس کی موت کافی تھی۔جب یہودی سننے والوں نے یہ سنا، ان کا ردعمل تھا: " اس میں بدروح ہے اور وہ دیوانہ ہے اس کی کیوں سنتے ہو؟" یوحنا 10 باب 17 آیت سے 21 آیت تک اب یوحنا بپتسمہ دینے والا جس نے یسوع کے لیے راہ تیار کرنا تھی؛ وہ اس نئی تعلیم کی منادی لوگوں میں پہلے ہی کر چکا تھا۔جب اس نے یسوع کو یردن پر آتے دیکھا، اس نے یہ نہیں کہا، کہ یہ وہ مسیحا ہے جس کا تم مدت سے انتظار کرتے تھے۔ نہیں، یوحنا نے کہا" دیکھو خدا کا برہ، جو جہاں کے گناہوں کو اٹھا لے جاتا ہے 1 یوحنا 1 باب 29 آیت یہودی بیان کو جانتے تھے۔اس کا مطلب ایک برے کی پیش کش ہے کیا لوگ سمجھتے تھے کہ یسوع کا مطلب کیا تھا؟ غالبا نہیں بائبل میں اس کا کوئی ردعمل نہیں لیکن یہ واضح طور پر کہا گیا اور یوحنا نے اس کو اپنے انجیل میں لکھا۔

قربانی میں تبدیلی

۷۔۱ایک جانور کے لہو کی قربانی کا ایک انسان کی قربانی میں بدلنا یہودیوں کے لیے یقین کریں ایک بڑی رکاوٹ تھی لوگ ایک جانور کی قربانی کے عادی تھے، لیکن ایک شخص انسانوں کے گناہ کے لیے مر رہا تھا، یہ ایک بلاشبہ عنصر انسانی تھا ہماری نجات کے لیے اس منصوبے کو تیار کیا گیا، یقینا ہمیں بحیثت نبی نوع انسان موت تک نہیں لایا گیا۔ لیکن یہ سب خدا کے منصوبہ سے واقع ہوا۔

2 ۔7 انسان کے گناہ کے لیے مرد خدا کے لہو قربانی کی ضروری تھی یقینا یہ ایک بھید ہے اور اس لیے لوگوں کا ایک بڑا حصہ اس پر یقین نہیں رکھتا۔یہاں تک کہ مسیحوں کا ایک حصہ یقین نہیں رکھ سکتا اور نہ اس کو مانے گا وہ مسیحیت کے آزاد حصے سے تعلق

رکھتے ہیں اگرچہ ان میں زیادہ تر یقین رکھتے ہیں کہ یسوع زندہ رہا ہے وہ ایک خاص شخص تھا، حیران کن مثال، ہمیں اس کی پیروی کرنی چاہیے لیکن اس کے خون کی الیہات کو وہ رد کرتے ہیں یہاں تک ان میں سے کچھ اس کی الوہیت کو بھی نہیں مانتے ان کی نظروں میں وہ ایک خاص شخص تھا، اس سے زیادہ کچھ نہیں اس کو جاننا ضروری ہے کہ کیسے یسوع یہ پیغام اپنے سننے والوں تک لے کر آتا ہے۔ اس کو بڑا واضح ہونا ہے کیونکہ اس کی موت، اس کے جی اٹھنے اور اس کے بعد کی کہانی جو پیچھے رہ گئے ان کو وسیلہ سے جاری رہنے ہے۔

سبق نمبر 3 میں سے سوالات

1 ۔ کیا قربانی کی تبدیلی اطانکہ واقع ہوئی ؟

2 ۔ پرانے عہد نامہ میں کن لوگوں نے تبدیلی کو آتے دیکھا؟

3 ۔ کیا یہ لوگ مکمل طور پر سمجھ گئے کہ ہو رہا تھا؟

4 ۔ کیا یہ یہودیوں کے لیے قابل قبول تھا اور کیا انہوں نے آتی ہوئی تبدیلی کو دیکھا؟

سبق نمبر 4

یسوع کی وضاحت

1 ۔8 یوحنا واحد مبشر تھا جس نے انسانوں کی نجات کے لیے یسوع کی قربانی کو ضرورت بیان کیا۔ یوحنا 6 باب 22 آیت سے 69 آیت تک۔ ہجوم نے نشان کے لیے کیا۔ لیکن یسوع نے انہیں بتایا کہ وہ نشان نہیں چاہتے تھے، بلکہ مفت روٹی یہ پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلانے کے بعد کا دن تھا یسوع نے کہا" فانی خوراک کے لیے محنت نہ کرو بلکہ اس خوراک کے لیے جو ہمیشہ کی زندگی تک باقی رہتی ہے جسے ابن آدم تمہیں دے گا کیونکہ باپ یعنی خدا نے اسی پر مہر کی ہے۔ 27 آیت ایک بحث شروع ہوئی اور کہا" ہمارے باپ دادا نے بیابان میں من کھایا چنانچہ لکھا ہے کہ اس نے انھیں کھانے کے لیے آسمان سے روٹی دی" 31 آیت یسوع نے جواب دیا اور کہا یہ موسیٰ کے وقت میں ہوا لیکن اب باپ آسمان سے اپنی جان دیتا ہے وہ یہ روٹی چاہتے تھے، لیکن یسوع نے کہا یسوع نے ان سے کہا زندگی کی روٹی میں ہوں جو میرے پاس آئے وہ ہرگز بھوکا نہ ہوگا اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا لیکن جیسا میں نے تمہیں کہا کہ تم نے مجھے دیکھ لیا ہے اور پھر بھی ایمان نہیں لائے" 35 آیت اب یہودیوں نے بھڑ بھڑانا شروع کیا یسوع یوسف کا بیٹا دھوکے باز اس کو ایسا کہنے کی جرات کیسے ہوئی:" کیونکہ میں آسمان سے اترا ہوں" یسوع اپنا نکتہ نظر پیش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے بیان کو دہراتے ہوئے جاری رکھتا ہے میں ہوں وہ زندگی کی روٹی جو اسمان سے اتری اگر کوئی اس روٹی میں سے کھاتے تو ابد تک زندہ رہے گا بلکہ جو روٹی میں جہاں کی زندگی کے لیے دوں گا وہ میرا گوشت ہے پس یہودی یہ کہہ کر آپس میں جھگڑنے لگے کہ یہ شخص اپنا گوشت ہمیں کیونکہ کھانے کو دے سکتا ہے؟ یسوع نے ان سے کہا میں سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک تم ابن آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور اس کو خون نہ پیو تم میں زندگی نہیں جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں گا کیونکہ میرا گوشت فل حقیقت کھانے کی چیز اور میرا خون فل حقیقت پینے کی چیز ہے 51 آیت سے 55 آیت۔

2۔8 اس فقرے کے آخری حصے میں یسوع روٹی کے کھانے اور اس کے گوشت کے کھانے کے درمیان ایک مشکل موازنہ کرتا ہے اسے شروع کرتے ہوئے: یسوع روٹی اور گوشت کی استعبارے کے طور پر استعمال کرتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے جسم کو کھانا یہ کہنبل قبیلے میں ہوگا اسی طرح کے استعاءے آخری کھانے میں ہوئے ہیں یہودی پریشان ہوئے اور ایک دفعہ پھر بحث شروع ہوئی اس کے بہت سارے کننے والے سوچتے تھے کہ یسوع کے یہ الفاظ بہت مشکل ہیں اور ان کو مزید نہیں سننا" اس پر اس کے شاگردوں میں سے بہتیرے الٹے پھر گئے اور اس کے بعد اس کے ساتھ نہ رہے "66 آیت یسوع اپنے شاگردوں کی طرف دیکھتا ہے اور ان سے کہتا ہے اگر تم جانا چاہتے ہو تو جاؤ لیکن کوئی نہ گیا پطرس نے سوال اٹھایا" خداوند ہم کس کے پاس جائیں؟ آیت 68 ۔

8-3 متی 6 باب 13 سے 24 آیت وضاحت کرتی ہے کہ پطرس مایوسی کے ساتھ بیان دیتا ہے درحقیقت یسوع کی موت کی ضرورت کو نہیں سمجھتا پطرس کے اقرار کے بعد کہ یسوع مسیح ہے زندہ خدا کا بیٹا ہے یسوع پطرس کو بتاتا ہے کہ وہ مبارک آدمی ہے اور وہ اس کے مکاشفے پر اپنی کلیسیاء بنائے گا لیکن جب یسوع اپنی میصبت اور موت کی پیش گوئی شروع کرتا ہے پطرس اس سے نظریں اٹھاتا ہے اور اپنے خداوند پر تنقید کرنا شروع کرتا ہے" اس پر پطرس اس کو الگ لے جا کر ملامت کرنے لگا کہ اے خداوند خدا نے کرے یہ تجھ پر ہرگز نہیں آنے کا اس نے پھر کر پطرس سے کہا اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو تو میرے لیے ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے" 22 اور 23 آیت

4 - 8 یسوع نے ایک بھی سننے والا کان نہ پایا اور نہ ہی اپنے شاگردوں میں ایک ایسا ہمدردانہ دل پایا جب وہ اپنی موت کے بارے میں بیان کرتا ہے یہ بالکل مختلف ہے جب وہ آسمان کی بادشاہی کے بارے بات کرتا ہے پھر وہ ایک دوسرے کے ساتھ بحث کرنا شروع کرتے ہیں کہ خدا کی بادشاہی میں کون بہت اہم شخص ہو گا پھر یسوع بڑے صبر کے ساتھ دہراتا ہے تم میں ایسا نہ ہو گا بلکہ جو تم میں بڑا ہونا چاہے وہ تمہارا خادم بنے اور جو تم میں اول ہونا چاہے وہ تمہارا غلام بنے چنانچہ ابن آدم اس لیے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اس لیے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتروں کے بدلے فدیہ میں دے" متی 20 باب 26 آیت سے 28 آیت تک نتیجتا:
زمیں پر یسوع نے اس تعلیم کے لیے بہت زیادہ فہم کو نہ دیکھا کہ دنیا کے گناہوں کو مٹانے کے لیے مصیبت ضروری ہے لیکن آسمان سے اس نے خاص دلیری پائی،

سبق نمبر 4 میں سے سوالات

1 - کیا رسولوں میں سے کوئی سمجھا کہ یسوع کیا تعلیم دے رہا تھا؟

2 - یسوع نے گناہ کے لیے اپنی قربانی کی وضاحت کرنے کے لیے کونسی مثال استعمال کی؟

3 - شاگردوں میں سے کون الہی سچائی کے لیے نزدیک ترین تھا؟

4 - کیوں یہ اتنا آسان نہیں تھا کہ وہ اپنی موت کے بارے یہ بیان کرے کہ یہ دنیا کے گناہ کے لیے واحد حل ہے؟

سبق نمبر 5

پہاڑ پر تبدیلی صورت

1 ۔9 یسوع نے پہلے پطرس کی تعریف کی پھر اس کو شیطان کہا اس کے تقریباً آٹھ دن کے بعد ایسا ہوا کہ یسوع اپنے شاگردوں پطرس، یعقوب اور یوحنا کو پہاڑ پر دعا کرنے کے لیے لے گیا متی 17 باب 1 سے 13 آیت، لوقا 9 باب 28 سے 32 آیت جب وہ دعا کر رہے تھے، اس کا چہرہ سورج کی طرح چمکنے لگا اور اس کے کپڑے روشنی کی طرح سیفد ہو گئے دو آدمی موسیٰ اور ایلیاء جلالی صرت میں ظاہر ہوئے اور اس کے ساتھ بات کی ان تینوں آدمیوں نے کیا باتیں کی؟ صرف ایک ہی اہم مضمون پر لوقا کی انجیل فرماتی ہے: " اور دیکھو دو شخص یعنی موسیٰ اور ایلیاء اس سے باتیں کر رہے تھے یہ جلال میں دکھائی دیئے اور اس کے انتقال کا ذکر کرتے تھے جو یروشلم میں واقع ہونے کو تھا 31 آیت۔

2 ۔9 یہاں جو کچھ واقع ہوتا ہے یہ معجزات کی کامیابی ہے یسوع ایک جلالی صورت میں تبدیل ہوتا اور دو لوگ جو جو سالوں پہلے زندفہ تھے وہ وہاں زندہ لوگوں کی طرح کھڑے ہیں ان آدمیوں کے نام مشہور ہیں اور وہ یہودی تاریخ میں بہت زیادہ جانے پہچانے لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں، ایلیاء نبی جس نے بہت سارے معجزات کیے یہ وہ نبی تھا جس نے اپنے وقت میں بھال دیوتا کی پرستش کے خلاف مذامت کی۔ ملاکی اس کا ذکر ایک ایسے نبی کے طور پر کرتا ہے جو مسیح کی آمد کی تیاری کے لیے آئے گا ملاکی 4 باب 5 سے 6 آیت بہت سارے یہودی ابھی بھی اس کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب صیدر منائی جاتی ہے تو وہ میز کے پاس ایک خالی کرسی رکھتے ہیں اور ایک اضافی گلاس میں مے ڈالتے ہیں صیدر کی شام فسح کے شروع میں منائی جاتی ہے، یہودی ایسٹر اور اس شام کے دوران ایسٹر کا برہ مصر میں سے اسرائیلیوں کے خروج کی یاد میں کھایا جاتا ہے۔

3 ـ9 اب ہم دوبارہ پہاڑ پر تبدیلی صورت کے دوران معجزات کی طرف واپس جاتے ہیں۔ وہاں وہ کھڑے ہیں: یسوع مسیح، ایلیاء لمبا انتظار کرنے والا نبی اور موسیٰ جو اسرائیلیوں کو مصر سے نکال لایا وہ اکھٹے یسوع مسیح کے انتقال کے بارے بات کرتے ہیں جو یروشلم میں واقع ہونے جارہا تھا یہ محض ایک حادثہ نہیں تھا کہ خدا نے موسیٰ یسوع کے ساتھ اس گفتگو کے لیے چنا موسیٰ مافی کا ایک عظیم راہنما تھا وہ شخص جس نے اسرائیل کے لیے مکمل قربانی کی رسم کو رائج کیا۔ خدا نے اسے کوہ سیناء پر اس کی ایک مثال دکھائی خدا نے اسے لوگوں کے گناہ کے لیے جانوروں کی قربانی کا کم دیا یہودیوں نے یسوع کے آنے تک سالوں سال اس قسم کی قربانی کا عمل کیا یہ یسوع اب ظاہر ہوتا ہے اس لیے مزید جانوروں کے لہو کی ضرورت نہیں بلکہ صرف ایک انسان کے لہو کی اس کے اپنے لہو کی اس کا اپنا لہو گناہ اٹھا سکتا ہے بہت ساری اور وضاحت پہاڑ پر یسوع ایلیاء اور موسیٰ کے درمیان زیر بحث آئی لیکن یہ واقع ہے یہ انھوں نے صلیب پر یسوع کی موت کے متعلق بات کی قابل عزت لوقا لفظ انتقال کا استعمال کرتا ہے۔

4 ـ9 واقع طور پر یہ گفتگو کچھ وقت لیتی ہے شاگرد سو جاتے ہیں لیکن خوش قسمتی سے یسوع وقت پر ان کو بیدار کرتا ہے اس لیے وہ موسیٰ اور ایلیاء کے تبدیلی کے گواہ ہوتے ہیں اور یہ معجزہ پہاڑ پر تبدیلی صورت کے دوران آخری تھا ایک بادل ان کو چھپا لیتا ہے اور پھر آسمان سے خدا کی آواز سنائی دیتی ہے: یہ میرا بیٹا ہے، جسے میں نے چنا ہے؛ اس کی سنو، لوقا 9 باب 35 آیت متی میں یہ لکھا ہے: " یہ میرا بیٹا ہے، جسے میں پیار کرتا ہوں؛ جس سے میں خوش ہوں، اس کی سنو!" 17 باب 6 آیت یہ اس کے باپ کی آواز ہے جیسے یسوع بہت اچھی طرح جانتا تھا اور جس نے اسے ضرور تسلی دی۔ موسیٰ اور ایلیاء کے ساتھ اپنی آنے والی مصیبتوں اور موت کے بارے بات کرنے کے بعد یہ الفاظ ضرور اس کی روح پر مرہم کی طرح ہونگے۔

سبق نمبر 5 میں سے سوالات

1 ـ تبدیلی صورت کے پہاڑ پر کونسے لوگ موجود تھے؟

2 ـ کون دیکھ رہے تھے اور کون باتیں کر رہے تھے؟

3 ـ اس بات چیت کا موضوع کیا تھا؟

4 ـ کونسا آسمان سے صاف طور پر اور بلند آواز میں بات کرتا تھا۔

سبق نمبر 6

کیا یسوع کی صورت حقیقت میں ضروری تھی؟

1 ۔10 بہت سارے لوگ جن میں بہت سارے علم الٰہیات کے ماہرین ہو سکتے ہیں انھوں نے اس معاملے پر بہت توجہ دی جیسوا کہ جب یسوع زمین پر رہا بہت سارے اسی بات پر بمشکل ایمان رکھتے تھے اس دور کے بہت سارے علم الٰہیات کے ماہرین اس بات کو قبول کرنے میں مشکل پاتے ہیں اس مسلئے کا سبب خدا کے کردار میں پایا جاتا ہے اگر خدا محبت ہے تو وہ کیسے اپنے ہی بیٹے کی موت کا مطالبہ کر سکتا ہے۔۔1 یوحنا4 باب8 آیت **خدا محبت ہے** ہمیں یہ زیادہ بھلا لگتا ہے: **خدا گناہ کی سزا دیتا ہے۔** بہت سارے لوگ گناہ کرنے کو اتنا برا نہیں سمجھتے وہ خیال کرتے ہیں کہ خدا بھی اسی ذہن کا ہے وہ محبت ہے اور وہ یقیناً ان کے گناہوں سے آنکھ پھیر لے گا بے شک یہ بات بڑے گناہوں کے لیے نہیں ہے جیسے کہ خون کرنا، زیادتی وغیرہ وغیرہ۔ان معاملات میں ہم انصاف کا ایک اور رہ بناتے ہیں اور انسانی منصنفین مجرموں کو سزا دیتے ہیں اس میں کچھ بھی غلط نہیں ہے، اس طرح سے ہم خدا کے معیار میں سے گیان کے گہرے نتائج میں سے گزار رہے ہیں۔

2 ۔10 خدا نے کیوں آدم اور حوا کے گناہ سے آنکھ نہیں پھیری؟ کیا یہاں کی پہلی غلطی نہ تھی؟، کیا وہ مصوم نہیں تھے اور کیا ان کے خدا کے ساتھ اس اچھے تعلقات نہ تھے؟ ہر رات خدا ان کے پاس آتا تھا اور ٹھنڈے باغ میں باغ عدن میں جو خوبصورت فردوس تھا ان کے ساتھ چلتا تھا کیوں ان کی تمام خوشی محض ایک چھوٹی غلطی سے برباد ہوئی، کیوں اسے ایک ہی بار کا قصور سمجھ کے جانے نہ دیا بے شک اس نے انھیں خبرادار کیا" پر جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اس کے پھل کی بہت خدا نے کہا ہے کہ تم نہ تو اسے کھانے اور نہ اسے چھونا ورنہ مر جاؤ گئے" پیدائش 3 باب 3 آیت۔ابھی بھی انسانی نقطہ نظر سے یہ بہت سخت لگتا ہے اس سزا کو دیکھتے ہوئے یہ الفاظ کے خدا محبت ہے یہ سننے کو بڑا عجیب لگتا ہے آیئے ایک اور لمحے میں باغ عدن کے باہر دیکھتے ہیں ایک اور باغ میں جس کا نام گتسمنی۔

3 ۔10 اپنے شاگردوں کے ساتھ آخری کھانا کھانے کے بعد یسوع خود کو گتسمنی باغ میں لے آیا یہ غالباً زمین پر اس کی ء زندگی کی مشکل ترین گھڑیاں تھیں پیسنہ اس کے چہرے پر خون کی بوندیں بن کر بہہ رہا تھا کیونکہ وہ بہت غمزدہ تھا۔لوقا22 باب44 آیت میں اے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے پھر بھی میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو" 39 آیت لیکن ابھی تک اس نے اپنے روح میں آرام نہیں پایا وہ واپس جاتا اور دعا کرتا ہے: اے باپ اگر تو چاہیے تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹا لے تو بھی میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو لیکن غم اور خوف ابھی تک اس کی روح میں تھا وہ دعا کی جگہ واپس جاتا ہے اور یہ ہی الفاظ تیسری بار دہراتا ہے پھر جب وہ اپنے شاگردوں کے پاس واپس آتا ہے وہ خدا کا جواب جانتا ہے وہ کہتا ہے: " دیکھو وقت آپہنچا ہے اور ابن آدم گناہگاروں کے

حوالے کیاجاتاہے" 45 بابن اس کے بعد یسوع کو قیدی کے طور پر لے جایا گیا پطرس نے اپنی تلوار کے ساتھ مزاحمت کی کوشش کی اور یسوع اسے کہتاہے تلوار کو میان میں رکھ جو پیالہ باپ نے مجھ کو دیا کیا میں اسے نہ پیوں؟" یوحنا 18 باب 11 آیت۔

4 ۔10 کس کپ کے بارے میں یسوع بات کر رہا ہے یہ کوئی عام کپ نہیں جس کے کے پینے کے لیے وہ کہہ رہا ہے وہ کپ جو اس نے اپنے شاگردوں کے ساتھ کھانے میں استعمال کیا بائبل میں اکثر استفارات استعمال ہوئے ہیں جب ایک روحانی مطلب لیا جات ہے تو کپ کا پینا اکثر بائبل کے وقتوں کے بیان میں استعمال ہوا ہے اس سے مراد ایک ایسی صورت حال ہے جو ناپسندیدہ ہے پرانے عہد نامے میں ہم اس کے اظہار کو دیکھتے ہیں:" اپنے قہر کا جام تیرے ہاتھ سے لے لوں گا۔" یسعیاہ 51 باب 22 آیت

" ویرانی اور حیرت کا پیالہ تیری بہن سامریہ کا پیالہ ہے" حزقی ایل 23 باب 33 آیت

نئے عہد نامے میں مکاشفہ میں پیالوں کا ذکر کیا گیا ہے، یہ کافی مشہور ہیں" وہ خدا کے قہر کی اس خاص مے کو پیے گا جو اس کے غضب کے پیالے میں بھری گئی ہے اور پاک فرشتوں کے سامنے اور برہ کے سامنے آگ اور گندھک کے عذاب میں مبتلا ہو گا۔" مکاشفہ 14 باب 10 آیت۔" یہ عورت ارغوانی ور قرمزی لباس پہنے ہوئے اور سونے اور جواہر اور موتیوں سے آراستہ تھی اور ایک سونے کا پیالہ مکر دیات یعنی اس کی جرامکاری کی ناپاکیوں سے بھرا ہوا اس کے ہاتھ میں تھا۔" مکاشفہ 17 باب 4 آیت ہمارے خداوند یسوع مسیح کا رد عمل ہم پر ظاہر ہوتا ہے کہ پیالہ جو اس نے پینا ہے وہ غضب کا پیالہ ہے اس پیالے کے سارے عنونات خوفناک اور تکلیف دہ ہیں اس لیے وہ فوراً اپنے باپ سے پوچھتا ہے کہ ہو سکے تو یہ ٹل جائے۔

سبق باپ نمبر سے 6 سے سوالات

1 ۔آخری کھانے کی کہانی کیوں اتنی اہم ہے؟

2 ۔کون چور اور غوار ظاہر ہوتا ہے؟

3 ۔کیوں یسوع کے لیے اس پیالے کو پینا بہت بھاری تھا؟

4 ۔کس نبی نے پرانے عہد نامے میں زیادہ تر یسوع کی موت کے بارے میں کہا؟

سبق نمبر 7

یسوع کی جسمانی تکالیف اہم ہیں، لیکن اس کی موت کا بڑا سبب نہیں۔

5 ـ10 بہت سارے مسیحی سوچتے ہیں کہ اس پیالے کے عنوانات صلیب پر اس کی مصیبتیں ہیں جن جن میں سے یسوع کو گزرنا ہے وہ فرض کرتے ہیں کہ وہ ان کے بارے میں پریشان ہے لیکن یہ تصور اتنا منطقی نہیں یہ اس کے الفاظ اور یسوع کے رویے سے مناسبت نہیں رکھتا جو اس نے اپنے شاگردوں کے ساتھ اور اپنے دشمنوں کے خلاف بھی استعمال کیے اس وقت تک اس نے کبھی بھی خوف کو ظاہر نہیں کیا اور اپنے شاگردوں کو خبردار کیا کہ ان کو بھی ستایا جائے گا اور مارے جائیں گئے اور اب جب یہ لمحہ آتا ہے تو وہ بہت زیادہ قید سے، کٹہرے میں کھڑا ہونا سے ارو صلیب پر مرنے سے ڈرنا ہے ہم انسان ہیں اور ہم ان چیزوں سے پیچھے ہٹتے ہیں ان میں سے گزرنا بڑا مشکل ہے، لیکن ہمیں مزور محتاط ہونا ہے کہ ہمارے جذباتی احساسات کے سبب سے صحیح حقائق کو صحیح راستے سے نہیں ہٹاتا۔

6 ـ10 زیادہ تر اور یسوع مسیح کی تکلیفوں پر دیا گیا ہے کیا یہ ٹھیک طریقہ کار ہے؟ ہم یہاں نرمی کے ساتھ برتتے ہیں، کیونکہ ہم مسیح کی مصیبت کی اثر کو کم نہیں کریں گئے۔ صلیب پر موت ایک خوفناک موت تھی جس کا استعمال اکثر روحی کرتے تھے بہت سارے مجرم اس طرح سے مرے بعد میں بہت سارے مسیحی بھی صلیب پر مرے۔

7 ـ10 تاریخ میں زیادہ تر توجہ یسوع کے دکھوں پر دی جارہی ہے قردن وسطیٰ میں یسوع کے دکھ جانے جاتے ہیں ان ڈراموں کی کہانیوں میں دکھوں کو دکھایا گیا بعد میں پیش کاروں نے اسی بات کو خوبصورت موسیقی میں بیان کیا 1725 میں جوہان سبسچین بیچ نے جوہانی تکلیوفوں (جرمن) کو پیش کیا اور 1729 اس کی میتھیس مصیبیتس (جرمن عوام تک پہنچی۔ موسیقی کے ان شاہکاروں میں یسوع مسیح کے مصائب ہم بہت زیادہ توجہ دی گئی۔ یورپ میں ایسٹر کے پہلے عرصے کے درمیان بہت ساری کواٹیں اور

اکیلے گانے والے اس موسیقی کو گا رہے ہیں ہالیوڈ کے سٹار مل گیبسن نے ایک فلم پیش آف کرائسٹ ہیش کی۔ تین گھنٹوں کے دوران پردہ سکرین پر مسیح کے دکھوں کو بھی بیان کیا گیا،

8 ـ10 ابھی بھی مسیح کے دکھ انجیل کی حقیقی روح نہیں ہیں مسیح کی موت روح ہے ہمیں بہت محتاط ہونا ہے ہمیں بہت ہی مشہور یسعیاہ کے 53 باب میں یسعیاہ نے قریباً ہر قسم کی نبوت کی کہ یسوع کے ساتھ کیا ہوگا۔" تو بھی اس نے ہماری مشقتیں اٹھالیں اور ہمارے غموں کو برداشت کیا پر ہم نے اسے خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا سمجھا۔ حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لیے اس پر سیاست ہوئی تاکہ اس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھیرا پر خداوند نے ہم سب کی بدکرداری اس پر لاد دی وہ ستایا گیا و تو بھی اس نے برداشت کی اور منہ نہ کھولا جس طرح برہ جیسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں اور جس طرح بھیڑ اپنے بال کرنے والوں کے سامنے بے زبان ہے اسی طرح وہ خاموش رہا وہ ظلم کرکے اور فتوع لگا کر اسے لے گئے پر اس کے زمانے کے لوگوں میں سے کسی نے خیال کیا کہ وہ زندوں کی زمین میں سے کاٹ ڈالا گیا میرے لوگوں کے خطاؤں کے سبب سے اسے اس پر مار پڑی۔ اس کی قبر بھی شیریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی اور وہ اپنی موت میں دولتمندوں کے ساتھ ہوا حالانکہ اس نے کسی طرح کا ظلم نہ کیا اور اس کے منہ میں ہر گز چھل نہ تھا لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اسے کچلے اس نے اسے غمگیں کیا جب اس کی جان گناہ کی قربانی کے لیے گزرانی جائے گی تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا اس کی عمر دراز ہوگی اور خداوند کی مرضی اس کے ہاتھ کے وسیلہ سے پوری ہوگی اپنی جان ہی کا دکھ اٹھا کر وہ اسے دیکھے گا اور سیر ہوگا اپنے ہی عترفان سے میرا صادق خادم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا کیونکہ وہ ان کی بدکرداری خود اٹھالے گا اس لیے میں اسے بزرگوں کے ساتھ حصہ دوں گا اور وہ لوٹ کا مال زورآوروں کے ساتھ بانٹ لے گا کیونکہ اس نے اپنی جان موت کے لیے انڈیل دی اور وہ خطاکاروں کے ساتھ شمار کیا گیا تو بھی اس نے بہتوں کے گناہ اٹھا لیے اور گنہگاروں کی شفاعت۔" اس نبوت میں ہم اکثر مصیبت کا کلام پڑھتے ہیں۔ بہت دفعہ خادم کی موت کا ذکر کیا گیا ہے اور اس بات کا بھی کہ وہ کیوں مرا۔

سبق نمبر 7 میں سے سوالات۔

1 ـ کیا یسوع نے اپنی زندگی کے آخر میں بہت دکھ اٹھائے؟

2 ۔ کیا یہ دکھ گناہنگاروں کو آزاد کرنے کے لیے ضروری تھے ؟

3 ۔ گناہوں کی معافی درحقیقت کونسی بات لیکر آئی ؟

4 ۔ کیا دوسرے آدمی ایسا کر سکتے ہیں جیسا یسوع نے کیا؟

5 ۔ کیوں یسوع ہی ایسا کر سکتا تھا؟

سبق نمبر 8

گناہ کا بوجھ یسوع کو برداشت کرنا تھا

9 ۔10 " حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لیے اس پر سیاست ہوئی۔۔۔۔ خداوند نے ہم سب کی بدکرداری اس پر لاد دی۔" اس نبوت میں یہ بات بہت واضح ہے کہ خادم کو گناہوں کے سبب سے مرنا تھا کیونکہ نبوت کے پڑھنے والوں کی خطاؤں کے سبب سے یسعیاہ شخصی طور پر اسم ضمیر " ہم " پر زور دیتا ہے۔ پرانے عہد ناموں میں دوسری جگہوں پر اور نئے عہد نامہ میں بھی خطاؤں یا بدکرداری کی بجائے لفظ گہان استعمال ہوا ہے۔
یوسف مریم سے الگ ہونا چاہتا تھا جس کے ساتھ اس کی منگنی ہوئی تھی لیکن خواب میں وہ ایک فرشتے سے ملتا ہے جو اس کو ایسا کرنے سے روک دیتا ہے فرشتہ کہتا ہے: " اس کے بیٹا ہوگا اور تو اس کا نام یسوع رکھنا وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔" متی 1 باب 21 آیت جیسے کہ ہم نے پہلے پڑھا کہ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے اعلان کیا جب اس نے یسوع کو آتے ہوئے

دیکھا،" دیکھو خدا کا برہ جو جہاں کے گناہ کو اٹھالے جاتا ہے" یوحنا 1 باب 29 آیت آپ اور میں دنیا کا ایک حصہ ہیں جو گناہ میں کھو چکی ہے صلیب پر یہ گناہ یسوع پر لادے گئے۔ اس نے ہمارے جھوٹ، ہماری چوریاں، محبت کے لیے ہماری قوت، ہماری اپنی مرضی، مستی، انا، منافقت، چغلیوں سے پیار، ہمارا حد، اپنے اوپر اٹھالیا۔ کچھ لوگوں کے لیے اس نے قتل، تشدد، عورتوں سے زیادتی کو اٹھالیا۔ ہر چیز ہم جانتے ہیں کہ خوفناک گناہ ہیں جو اس پر لادے گئے اور ہر چیز ہم نہیں جانتے جو خدا اور انسانوں کے درمیان واقع ہوئی جو اس پر لادی گئی اگر کوئی یہ دعویٰ کرنے کی جرات کرے کہ لوگوں کے گناہوں کی قیمت اتنی نہیں تھی وہ بدترین گناہ کرے گا۔

10 ـ10 اب ہم اس آرٹیکل کے ایک خاص نقطے کی طرف آتے ہیں جو یسوع کے خون کے بارے ہے۔ سوال یہ ہے کیا یسوع کی موت ضروری تھی؟ مسیحیوں کی ایک آزاد شاخ اس سوال کا جواب نہیں دیتی اس کی موت کا سبب جو اس کے بنیادی رویے میں ملتا ہے جب وہ یہودیوں کے سامنے پیش ہوتا ہے جو جماعتی شاخ ہے (اور جس سے ہم لوگ تعلق رکھتے ہیں) کہتی ہے: جی ہاں یہ بالکل ضروری تھا کہ یسوع مرے اگر کوئی شخص انسانوں میں گناہ کے مسئلے کے لیے قائل نہیں ہے اور نہ انسان کی گناہ آلودہ فطرت کے لیے تو وہ نہیں سوچے گا کہ یسوع کا مرنا ضروری تھا جیسے ہم نے پہلے دیکھا کہ آزاد سوچنے والے کہتے ہیں کہ خدا کی محبت سب کچھ بخش سکتی ہے خدا نے گناہ کی قربانی کے لیے نہیں کہا یقیناً اس کے بیٹے کی موت کی قربانی کا بھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ خدا خود اس کو ضروری سمجھتا ہے کہ انسانوں کے گناہ کے لیے ایک خطاکار آدمی کو مرنا ہے بائبل میں اس کے بارے کیا لکھا ہے اس طرح سے غور کیجیے کیونکہ بہت خاص بات ہے۔ خدا نے اپنے بیٹے کو اس خاص کام کو کرنے کے لیے چنا۔ انسان کو گناہ سے بچانے کے لیے سب ابتدائی قدم در حقیقت خدا کی طرف سے اٹھتے ہیں، باغ میں گناہ سے لے کر یسوع کے زمین پر آنے تک، صرف چند لوگ سنجیدگی کے لیے اپنے گناہوں کے بارے پریشان ہو گئے۔ زبور 51 یہودیوں کی روایاتی پیش کش زمین پر زندہ رہنے والے لوگوں کے محض ایک چناؤ تھا اس آرٹیکل میں ہم اس بات کو لمبا نہیں کریں گے کہ کیوں" کسی کو گناہوں کے لیے مرنا تھا۔ نا ہی اس حقیقت کو کہ اس شخص کو خدا کا بیٹا تھا۔ نا ہی کہ کیوں خدا فردوس میں دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا ایسا معیار ہونا ہے بہت ساری کتابیں ان موضوعات کے بارے میں لکھی گئی ہیں بہت سارے مشہور علم الٰہیات کے ماہرین ان کے بارے میں بحث کر چکے ہیں ہم گتسمنی باغ کی طرف واپس جائیں گئے اور اس پیالے پر بات کریں گئے جو یسوع کو پینا تھا۔

11 ـ10 کیوں یہ بہت خوفناک حد تک مشکل تھا؟ جیسے کہ ہم نے پہلے بھی اس کو دیکھا، غالباً یہ ان جسمانی تکلیفوں کے سبب نہیں تھا جو اس کی منتظر تھیں۔ کیا یہ گناہ کا بوجھ ہو سکتا تھا جو اس پر لادا گیا کیا وہ اس کے وزن کو محسوس کر رہا تھا؟ علم الٰہیات کے ماہرین کی ایک بڑی تعداد اس رائے کو بیان کرتی ہے اور ہم بھی یہی سوچتے ہیں کیونکہ یہ کچھ تھا جو خُدا کرنے والا تھا ایک خاص لمحے میں خُدا نے تمام انسانوں کے گناہ ایک شخص پر اُس کے اپنے بیٹے یسوع مسیح پر لاد دیئے۔" اور اُس نے تمہیں بھی جو اپنے قصوروں اور جسم

کی نامختونی کے سبب سے مردہ تھے اُس کے ساتھ زندہ کیا اور ہمارے سب قصور معاف کیے اور حکوموں کی وہ دستاویز مٹا ڈالی جو ہمارے نام پر اور ہمارے خلاف تھی اور اُس کو صلیب پر کیلوں سے جڑ کر سامنے سے ہٹا دیا۔" کُلسیوں ۲: ۱۳، ۱۴۔ گتسمنی باغ میں دُعا میں یہ جدوجہد غالباً اُس عرصے میں اُس پر تھی کہ اُس کو گناہ کا پورا بوجھ اُٹھانا تھا۔ یسوع نے اپنے باپ کے ہاتھ سے اس پیالے کو لیا اور اس خوفناک پیالے کو پیا یہ اس نے سب کچھ خود کیا۔ تاریکی کے عرصے کے دوران جو تین گھنٹے رہی یسوع صلیب پر چلایا: " ایلی ایلی لما شبقتنی،" متی 27 باب 46 آیت یسوع نے تجربہ کیا کہ یہاں تک کہ اس کا باپ بھی اسے چھوڑ گیا یسوع تعنتی بنا اور گناہوں سے لادا گیا یہاں تک کہ آپ کے اور میرے گناہوں کے لیے خدا اس کے سوا کچھ نہ کر سکتا تھا کہ اس کے سر کو جھکا دے۔

سبق نمبر 8 کے سوالات۔

1 ۔ کیا یسوع اکثر گتسمنی باغ میں جاتا تھا؟

2 ۔ یسوع کیوں بہت زیادہ دباؤ میں اور خوفزدہ تھا جب وہ دعا کرتا تھا؟

3 ۔ کنسا پیالہ یسوع نے محسوس کیا کہ اس کو پینا تھا؟

4 ۔ کیا یسوع نے آخر کار اپنی موت پر فتح پائی؟

5 ۔ ایلی ایلی لما شبقتنی کا مطلب کیا ہے؟

سبق نمبر 9

یسوع کی موت کے معد کیا ہوا؟

1 ۔11 تاریکی کے عرصے کے خاتمے پر یسوع موا اور اس نے کہا" تمام ہوا۔اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا سر جھکایا اور جان دے دی۔" یوحنا19 باب30 آیت۔اور خدا باپ نے ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک دو حصوں میں پھاڑ دیا بہت سالوں تک یہ پردہ یہودیوں کی ہیکل میں پاک مقام اور پاک ترین مقام کو الگ کیے ہوئے تھا۔اس پردے کے پیچھے پاک ترین غلاف کھروبیوں کے ساتھ عہد کا صندوق تھا یہودیوں کی نظر میں یہ مقام تھا جہاں خدا زمین پر لوگوں کے درمیان رہتا تھا۔پاک غلاف اور دو کروبی زمین پر خدا کے تخت کے طور پر سمجھے جاتے تھے۔" خداوند سلطنت کرتا ہے قومیں کانپے،وہ کروبیوں پر بیٹھتا ہے زمین لرزے؟99 زبور 1 آیت۔یہ مکمل طور پر منع تھا کہ پاک ترین مقام کی کوئی بھی چیز دیکھی جائے اس مقام میں داخل ہونا سوچ سے باہر تھا صرف مقدس دن میں کاہن اعظم کو اجازت تھی کہ وہ اس مقام میں داخل ہو اس کے پاس ایک برتن میں خون ہوتا جو وہ پاک غلاف کو مقدس کرنے کے لیے اس پر چھڑکتا جب یسوع صلیب پر موا مقدس کا پردہ خدا باپ کی طرف سے دو حصوں میں بٹ گیا ایسا کرنے سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اب خدا کے تخت تک رسائی مزید منع نہیں ہے۔" جو اس نے پردہ یعنی اپنے جسم میں سے ہو کر ہمارے واسطے مخصوص کی ہے اور چونکہ ہمارا ایسا بڑا کاہن ہے جو خدا کے گھر کا مختار ہے تو آؤ ہم سچے دل اور پورے ایمان کے ساتھ اور دل کے الزام کو دور کرنے کے لیے دلوں پر چھینٹیں لیکر اور بدن کو صاف پانی سے دھلوا کر خدا کے پاس چلے اور اپنی امید کے اقرار کو مضبوسی سے تھامے رہیں کیونکہ جس نے وعدہ کیا ہے وہ سچا ہے" عبرانیوں10 باب20 سے 23 آیت۔

2۔11 بے ایمان جوشیلے یہودیوں کے لیے مسیح کی مصلوبیت یقینا ایک بڑے سکون کا سبب بنی لیکن سکون بہت دیر تک بہ رہا کیونکہ اب ان کو ایک نیا مسئلہ درپیش ہوا ہیکل میں پردے کا پھٹنا: اسی کونسل نے جس نے یسوع کو موت کی سزا دی اب انھوں نے فیصلہ کرنا تھا کہ ہیکل کے پھٹے ہوئے پردے کے ساتھ کیا کرنا چاہیے بے شک پردے کو اسی حالت میں چھوڑا نہیں جاسکتا تھا کوسیٰ کی شریعت میں یہ بات لکھی گئی تھی: " اور اس میں شہادت کا صندوق رکھ کر صندوق پر بیچ کا پردہ کھینچ دینا۔پھر اس صندوق کو مسکن کے اندر لایا اور بیچ کا پردہ لگا کر شہادت کے صندوق کو پردے کے اندر کیا جیسا خداوند نے موسیٰ کو حکم دیا تھا۔" خروج40 باب3 آیت اور 21 آیت۔اور انھیں اگلے سوال کا دواب دینا تھا کس نے سب یہ کیا؟دس میٹر چوڑے اور پانچ میٹر اونچے پردے کو اوپر سے نیچے تک پھاڑنا یقینا چھوٹی سی بات نہیں تھی۔یقینا چند سیڑھیاں اس کو کرنے کے لیے درکار تھیں ایک اکیلا آدمی اس کو نہ کر سکتا تھا کیا یہ آدمی محافظوں کے پاس سے بغیر ان کو خبر کیے گزر سکتے تھے؟کیا وہ گزر کر مقدس مقام میں داخل ہوئے؟بہت ساری وجوہات ان

کی بحث میں تکلیف دینے کے لیے اور مسائل کے لیے تھیں۔ خدا باپ کے پاس اس معاملے پر کچھ کہنے کے لیے تھا لیکن وہ ان پر ظاہر نہ ہوا اور نہ ہی وہ یہ جانتے تھے۔ کہ اور بھی حیران کن باتیں ہیں جو ان کا انتظار کر رہی ہیں

3 ۔11 پھر انھوں نے یسوع مسیح کے الفاظ یاد کیے: تین دن کے بعد میں دوبارہ جی اٹھوں گا سردار کاہنوں اور فریسیوں نے قبر کو بہت محفوظ جگہ پر بنایا اور قبر پر مہر کی اور پیلاطیس نے انھیں ایک خاص رومی محافظ دیا اس کی سخت حفاظت کے لیے اب مزید مشکلیں نہیں لیکن خدا باپ ایک شدید زلزلہ لایا اور یسوع مردوں میں سے جی اٹھا محافظ محض وہاں کھڑے تھے اور دیکھتے تھے کہ کیا ہوا وہ اس کو روکنے کے لیے کچھ نہیں کر سکتے تھے وہ مردہ آدمیوں کی طرح ہو گئے ان میں سے کچھ شہر کی طرف بھاگ گئے اور سردار کاہنوں کو اپنی کہانی سنائی یہ صبح سویرے کا وقت تھا یہاں تک کہ اب کاہن بھی نہ سمجھے کہ وہاں کون کام کر رہا تھا یہ خدا باپ تھا جو کہانی سپاہیوں نے بتائی یہ آنکھوں دیکھے گواہ کی رپورٹ تھی یہ کہانی بنائی نہیں گئی۔ تجربہ کار آدمی جانتے تھے کہ ان کی زندگیاں خطرے میں تھیں ان کی رپورٹ کو جو کچھ قبر میں ہوا مختلف ہونا چاہیے تھا۔ اگر ایسا نہیں تو وہ ناکام ہو گئے ہیں اور وہ اپنی زندگیاں گنوا سکتے ہیں۔ یہ رپورٹ ایک خوفناک کی طرح لوگوں میں پھیل گئی ایسا کبھی بھی نہیں ہونا چاہیے تھا اس کو روکنے کا ایک ہی راستہ تھا کہ ان کو پیسے دیے جاتے زیادہ پیسے کہ وہ لوگوں کو جھوٹ بتائیں انھوں نے خود پیلاطوس سے بات کرنے کا وعدہ کیا اور ایک معاہدہ کیا اس سے طرح سے یہودی راہنماؤں کو ایک اور موقع ملا کہ وہ خدا کے ساتھ اپنی چیزوں کو درست کریں اور خدا کے ہاتھ کو اس شخص یسوع مسیح میں پہچانیں انھوں نے خود کو اور زیادہ قصوروار کیا ان جھوٹوں کے سبب بہت سارے یہودی اس وقت بھی اور اب بھی اس سچائی سے جو قبر کے بارے اور یسوع مسیح کے جی اٹھنے کے بارے یقین نہیں کرتے۔ اب ہم یہودی کو نسل کو چھوٹتے ہیں اور ان کے مسائل کو بھی اور اپنی " تو جا ایمان لانے والے " شاگردوں کی طرف لائیں گئے اپنے خداندہ کی موت کے بعد انھوں نے کای ایمان رکھا؟

سبق نمبر 9 سے سوالات۔

1 ۔ وہ قبر کیسی تھی جہاں یسوع کو محفوظ لٹایا گیا؟

2 ۔ صبح کے وقت زمین کے ساتھ کیا ہوا؟

3 ۔ کون ظاہر ہوا اور پتھر کو ہٹایا؟

4 ۔ کون قبر پر سے بھاگا؟

5 ۔ یروشلم میں یہودی ہیکل میں کیا ہوا؟

سبق نمبر 10

شاگردوں کی بے یقینی اور ایمان

1۔12 یہودی کونسل کے اراکین ہفتے کے پہلے دن صبح سویرے اٹھے یسوع کے کچھ پیروکار تھے ابھی اندھیرا ہی تھا جب مریم مگدلینی اور دوسری دو عورتیں قبر پر آئیں پتھر قبر سے لڑھکا ہوا تھا وہ یہ دیکھ سکتیں تھی وہ بہت ڈر گئی اور شاگردوں پطرس ،اور یوحنا کو بتانے کے لے دوڑی: " کیونکہ وہ اب تک اس نوشت کو نہ جانتے تھے جس کے مطابق اس کا مردوں میں سے جی اٹھنا ضرور تھا " ۔یوحنا20 باب 9 آیت اسی اثنا میں مریم مگدلینی قبر پر آئی وہ روئی اور غم سے بھری ہوئی تھی ان سب سے بڑھ کر یہ کبات بڑی واضح تھی کہ انھوں نے اس کے بدن کو چرایا ہے اچانک اس کے پیچھے سے ایک آواز آتی ہے " یسوع نے اس سے کہا اے عورت تو کیوں روتی ہے ؟ کسی کو دھونڈتی ہے ؟ اس نے باغبان سمجھ کر اس سے کہا میاں اگر تم نے اس کو یہاں سے اٹھایا ہو تو مجھے بتادے کہ اسے کہاں کھا ہے تا کہ میں اسے لے جاؤں۔ "یوحنا باب 15 آیت۔یہاں ایک حیران کن بات واقع ہوتی ہے یہ صبح کا وقت تھا وہ اس کی آواز جانتی تھی لیکن ابھی تک اس نے اس کے چہرے کو نہ دیکھا تھا کیونکہ وہ رونے میں کافی مصروف تھی۔ وہ مڑی اور اس نے اپنے خداوند کے جانے پہچانے اور محبت بھرے چہرے کو دیکھا وہ چلاتی ہے ربونی، جس کا مطلب ہے اے استاد تھکے تھکے انداز کے ساتھ وہ اسے چھونے کی کوشش کرتی ہے لیکن یسوع فرماتا ہے " مجھے نہ چھو کیونکہ میں اب تک باپ کے پاس اوپر نہیں گیا لیکن میرے بھائیوں کے پاس جا کر ان سے کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں یوحنا20 باب 17 آیت۔ دوسری دفعہ صبح سویرے مریم مگدلینی یروشلم کی ان گلیوں میں دوڑتی ہے کوئی پریشانی نہیں اور آنسو نہیں اب اس عورت کے

پاس ایک پیغام ہے آہستگی سے چونکہ وہ سننے سے ڈرتی تھی اس نے الفاظ کو دہرایا اسے شاگردوں کو بتانا ہے میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس واپس جارہا ہوں۔ ہاں اس کو ایسا کہنا ہے اس نے خود یہ الفاظ کہتے ہوئے اس سے سنے۔

12-2 رسولوں کا ردعمل بہت زیادہ منفی تھا" مگر یہ باتیں انھیں کہانی سی معلوم ہوئیں اور انھوں نے ان کا یقین نہ کیا۔" لوقا 24 باب 11 آیت خاموشی کے ساتھ پطرس دوسری دفعہ باغ میں گیا لیکن خالی قبر اور لیلن کی رسیوں کے سوا باغ میں کوئی نہ تھا اور جو کچھ ہوا تھا وہ حیران تھا۔ کیا مریم مگدلینی نے یہ سب کچھ خود سے کہا؟ لیکن وہ اس حقیقت سے بہت پریشان تھی کہ اس نے خداوند کو دیکھا ہے انھوں نے ابھی بھی اکٹھے کہا کون ہے جو یسوع کے جسم کو لے گیا؟ ایک چیز جو یقینی تھی کہ قبر خالی تھی وہ وہاں دو دفعہ آیا تھا پھر واپس دوسرے شاگردوں کے پاس آیا اس کے پاس بتانے کے لیے کچھ نہ تھا اسی اثنا میں انھوں نے دروازے بند کر لیے کیونکہ وہ یہودی راہنماؤں سے ڈرتے تھے یوحنا 20 باب 19 آیت۔ پھر اچانک، پہلے ہی شام ہو چکی تھی، یسوع ان کے درمیان آکھڑا ہوا:

تم پر سلامتی ہو اس نے اپنے ہاتھ اور اپنی پسلی دکھائی پھر آخر کار سچائی ان پر ظاہر ہوئی وہ کہانی جو مریم مگدلینی نے بتائی تھی سچ تھی۔ خداوند یسوع زندہ تھا زخموں کے نشان ان خوفناک یادوں کی طرف واپس لے گئے جو کچھ گلگیتا میں واقع ہوا لیکن اس کے ہاتھوں اور اس کی پسلی کے زخم ٹھیک تھے یسوع وہاں کھڑا تھا وہ بالکل صحت مند تھا وہ خوشی سے بھر گئے۔ صرف وہاں توما نہیں تھا جو بہت بعد میں آیا۔

12-3 شاگردوں نے اسے بتایا کہ خداوند ابھی ان کے پاس آیا تھا لیکن توما نے ان کو قابل رحم اور ناقوابل یقین نظروں سے دیکھا ناممکن جب ایک شخص تین دن قبر میں رہتا ہے وہ اٹھ نہیں سکتا اور نہ ہی دکھائی دے سکتا ہے خاص طور پر وہ شخص جس کو صلیب دی گئی ہو جس کے ساتھ اتنا برا سلوک ہوا ہو وہ ایسے برتاؤ کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتا۔ شاگردوں نے توما کو قائل کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہیں: " جب تک میں اس کے ہاتھوں میں میخوں کے سوراخ نہ دیکھ لوں اور میخوں کے سوراخوں میں اپنی انگلی نہ ڈال لوں اور اپنا ہاتھ اس کی پسلی میں نہ ڈال لوں ہر گز یقین نہ کروں گا۔" یوحنا 20 باب 25 آیت۔ توما کی بے یقینی اہم ہے کیونکہ دو دفعہ اس نے ایک شخص کو مردوں میں سے جی اٹھتے دیکھا ایک دفعہ یسوع نے ایک جنازے کو نائم کے شہر کے باہر روکا اور مردہ شخص کو کہا کہ اپنی چارپائی سے اٹھ مردہ آدمی اٹھ بیٹھا اور باتیں کرنی شروع کی ہر شخص خوشی سے بھر گیا لوقا 7 باب 11 سے 16 آیت دوسری دفعہ زمین پر یسوع مسیح کے قیام کا اختتام قریب آرہا تھا یسوع نے پیغام وصول کیا کہ اس کا دوست لعزر بہت زیادہ بیمار ہے جب یسوع بیت لمیناہ میں آیا لعزر پہلے ہی مر چکا تھا اور اس کی لاش چار دنوں سے قبر میں پڑی تھی لیکن یسوع نے لوگوں سے کہا کہ اس کی قبر کو کھول دیں اپنے دوست کو بلایا کہ باہر آئے اور لعزر مردوں میں سے جی اٹھا۔ اس سچائی کا ہر طرف پتہ چل گیا اس کا

مطلب ہے کہ یسوع اب آزادی کے ساتھ اور زیادہ گھوم پھر نہیں سکتا تھا مشتعل یہودی نہیں جانتے تھے کہ کیا کریں دونوں لوگوں کو زندہ کرنا نائن اور بیت عیناہ میں اس میں شاگرد موجود تھے توما بھی شامل تھا لیکن اس کے باوجود اس بات پر ایمان نہ لا سکا کہ یسوع خود بھی مردوں میں سے زندہ ہو سکتا ہے لیکن یسوع نے اس کی مدد کرنے کیلیے کام کیا۔آٹھ دنوں کے بعد شاگرد اور توما بھی یروشلم میں ایک ہی گھر میں موجود تھے۔پہلے ہی کی طرح درازےء بھی بند تھے اچانک یسوع ان کے درمیان آکھڑا ہوا وہ خاص طور پر توما سے ملنے آیا: آٹھ روز کے بعد جب اس کے شاگرد پھر اندر تھے اور توما ان کے ساتھ تھا اور دروازے بند تھے یسوع نے آکر اور بیچ میں کھڑا ہو ہر کر کہا تمہاری سلامتی ہو پھر اس نے توما سے کہا اپنی انگلی پاس لا میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ پاس لا کر میری پسلی میں ڈال اور بے اعتقاد نہ ہو بلکہ اعتقاد رکھ توما نے جواب میں اس سے کہا اے میرے خداوندا اے میرے خدا یسوع نے اس سے کہا تو تو مجھے دیکھ کر ایمان لایا ہے مبارک وہ ہیں جو بغیر دیکھے ایمان لائے، یوحنا 20 باب 26 آیت سے 29 آیت تک اسی وقت سے ہم اس اصطلاع کو استعمال کرتے ہیں کہ کوئی بھی شخص جو یقین نہیں لا سکتا یا یقین نہیں لائے گا تو توما کی طرح ہے اب ہم کو ایسا بھی بری طرح، نہیں سوچنا چاہیے کہ توما اس رات سے حقیقتا ایمان لے آیا اس کا ایمان یوں کبھی ڈگمگایا نہیں اس نے دور مشرق میں انجیل کی منادی کی جیسے کہ فارس میں کچھ نشانات ملتے ہیں کہ اس نے انڈیا کا سفر بھی کیا چونکہ وہ ایک شہری کی طرح خدمت کر رہا تھا اور ایک شہید کی طرح مرا۔

4 ۔12 بہت ساری کہانیاں یسوع کے زندہ ہونے کے متعلق بتائی گئی ہیں بہت ساری دوسری لکھی نہیں گئیں۔یسوع ظاہر ہوتا ہے یوں غائب ہو جاتا ہے۔وہ کھلے درازوں میں سے گزر جاتا ہے اور یروشلم اور گلیل کے درمیان کا فاصلہ بغیر کسی مسئلے کے طے کرتا ہے۔اس کے شاگردوں کو یہ فاصلہ پیدل طے کرنا پڑتا ہے کیا یسوع ایک کھیل کھیل رہا ہے؟ وہ خود کو ایک شخص پر ظاہر کرتا ہے پھر دو پر یا زیادہ پر یہاں تک کہ وہ پانچ سو لوگوں کو بھی دکھائی دیتا ہے یہ کوئی کھیل نہیں ہے یسوع کو اپنے باپ کے پاس واپس جانے سے پہلے بہت اہم کام کرنا ہے۔اعمال کی کتاب کے شروع میں لوقا لکھتا ہے: اے تھفلس میں نے پہلا رسالہ ان سب باتوں کے بیان میں تصنیف کیا یسوع شروع میں کرتا تھا اور سکھاتا رہا اس دن تک جس میں وہ ان رسولوں کو جنہیں اس نے چنا تھا روح القدس کے وسیلے سے حکم دے کر اوپر اٹھایا گیا۔اس نے دکھ سہنے کے بعد بہت سے نبوتوں سے اپنے آپ ان پر زندہ ظاہر بھی کیا چنانچہ وہ چالیس دن تک انہیں نظر آتا اور خدا کی بادشاہی کی باتیں کہتا رہا۔اعمال باب 1 سے 3 آیت بڑے صبر کے ساتھ آہستہ آہستہ یسوع ہر ایک بات اپنے شاگردوں کو سکھایا خاص طور پر ان میں پرانی سچائیوں کو دہرایا گیا کیونکہ یسوع نے پہلے ہی ان کو بہت کچھ سکھایا تھا اب وہ ان چیزوں کی وضاحت کرتا ہے جو زمین پر اس کے مقصد کی تکمیل کے بعد ہوئیں کچھ بے چینیاں شاگردوں کے دلوں پر ضرور رینگتی ہیں تصور کیجیے آپ ایک سیمنار میں بیٹھے ہیں استاد درازے کو بجائے دیوار کے زریعے آتا ہے مزید یہ کہ آپ جانتے ہیں کہ وہ بغیر سیڑھی

کواستعمال کیئے ہوئے اسی لمحے غائب ہو جاتا ہے یہ تصور کرنا مشکل ہے لیکن ایسا ہوا خداوند یسوع مسیح جو مصلوب ہوا مر گیا اور دوبارہ زندہ ہوا وہ اپنے شاگردوں کو چالیس دن تک ہدایات دیتا رہا اور یسوع نے اپنی طرف سے کوئی ایک اور چیز نہ کہی بلکہ ہر ایک چیز خدا کی بادشاہی بارے میں کہتا رہا جیسا کہ لوقا کی انجیل میں لکھا ہے کہ دو کے ساتھ جو اماؤس کی راہ پر جا رہے تھے اس نے اپنے دکھوں کے بارے میں بات کی۔۔۔اس نے ان سے کہا اے نادانوں اور نبیوں کی سب باتوں کے ماننے میں سست اعتقاد کیا مسیح کو یہ دکھ اٹھا کر اپنے جلال میں داخل ہونا ضرور نہ تھا۔یوں موسیٰ سے اور سب نبیوں سے شروع کر کے سب نوشتوں میں جتنی باتیں اس کے حق میں لکھی ہوئی ہیں وہ ان کو سمجھاے لوقا24 باب25 سے 27 آیت ہم ان دو لوگوں سے حضد کر سکتے تھے جو اماؤس کی راہ پر جا رہے تھے یسوع نے خود انہیں سکھایا اور پیرا با پیرا پرانے عہد نامے میں سے ان کو سکھایا اب یسوع ناپنے نئے بدن میں اپنے جلالی بدن میں دوبارہ گناہ کیلیے اس کی موت کی ضرورت کی طرف توجہ دلاتا ہے پس ہمارا ذہن دوبارہ ہمارے مطالعہ کے موضوع کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

سبق نمبر10 میں سے سوالات۔

1 ـ کس نے سب سے پہلے یسوع کے زندہ ہونے کی اطلاع دی؟

2 ـ کس نے پہلی دفعہ خالی قبر کو اور یسوع کو اس سے باہر کھڑا دیکھا؟

3 ـ اس شخص نے کیا کیا؟

4 ـ کیوں شاگردوں میں سے کسی نے بھی یسوع کے زندہ ہونے کا یقین نہ کیا؟

سبق نمبر 11

یسوع کے زندہ ہونے کی فتح۔

1 ـ13 جوہانز کے مصائب کو سن کر ہم اس باب کو دیکھتے ہیں کہ دونوں کا اختتام چھوٹا سا ہے۔ موسیقی، اکیلیے گانا اور کوائر کا حمد کے نغموں کو گانا دبا دبا سا ہے لیکن بیچ قبر میں اس کے جسم کے ساتھ ختم کرتا ہے۔متھوس کے مصائب کا آخری گیت جو انہوں نے گایا: یہ گیت کوائر نے بھی گایا:"Wir setzen uns mit Tranen nieder und rufen dir im Grabe zu: Ruhe sanfte, sanfte ruh!" میتھیس کے مصائب کا آخری گیت اور زیادہ مثبت ہے:"Christe, du Lamm Gottes, Der du tragst die sunde der Welt, Gib uns dein ‘n Frieden.

Amen". موسیقی کے ان شاندار شاہکاروں میں اس کے زندہ ہونے کے حوالے سے کچھ بھی نہیں لکھا گیا جو قابل پچھتاوا ہو اسی طرح کی بات مل گبسن کی فلم ،وپیشن آف کرائسٹ میں بھی ہوا۔ جب ہم اس کو دیکھتے یا اس کو سنتے ہیں تو ہم پر یہ تاثر چھوڑا جاتا ہے کہ یسوع کی موت کے بعد صرف ایک ہی چیز رہ جاتی ہے جو یسوع کی زندگی کو اپنی وسیقی میں رکھتا ہے، وہ ہے ء جارج فریڈرک ہینڈل اپنی شاعری میں مسیحا کے بارے میں وہ ہمیشہ کیا گیا پہلے الفاظ یسعیاہ 53 باب میں سے رکھے گئے ہیں اب ہم اس آرٹیکل کا اختتام ہالیلیو یاہ کوائر موسیقی میں کو سن کر کر سکتے تھے۔ لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے۔ بلکہ اس کو ذہن میں رکھ کر اور اس کی موسیقی کو پس منظر میں استعمال کر کے متی 28 باب پہلی آیت سے تیسری آیت تک اپنی کہانی کا اختتام کرتے ہیں۔

2۔13 آریتا کے باغ میں خاموشی ہے وقت کے ساتھ ساتھ رومی سپاہیوں میں سے ایک جو قبر کی حفاظت کرتا تھا رائے دیتا ہے آدمیوں کے چہرے اس آگ سے روشن تھے جو گرم کرنے کیلیے جلائی گئی تھی اور شعلوں نے ان کے چہروں کو چمکایا تھا یہ ایک آسان کام تھا یہ حکم ان کو اس کے بدن کو جو معجزات کرتا رہا اسے چائے ؟ یقیناً ایسا بزدل شاگرد نہ کرتے وہ تو یہاں تک اپنے خداوند کو جب وہ پکڑا ہی گیا چھوڑ کر بھاگ گئے نہیں ان کو احتیاط کرنا ہے سونا نہیں ان کو بہت زیادہ سزا دی جائے گی اچانک ان کے علی الصبح کے خوابوں میں پریشانی ہوئی اک بڑی آواز نے ان کی خاموڑی کو توڑا زمین نے کانپنا شروع کیا زلزلہ آیا ہے سپاہیوں میں سے ایک چلاتا ہے جب کہ دوسرے مضبوط ہوتے ہیں ایک خوفناک روشنی یہ کہاں سے آئی ؟ ان کی آنکھیں آگ کیروشنی اور تاریکی میں سے چندھیا جاتی ہیں لیکن یہ بالکل مختلف ہے جب وہ ایک لمحے ہی میں اپنے ہاتھوں کو آنکھوں سے اٹھاتے ہیں وہ دیکھتے ہیں کہ روشنی کہاں سے آتی ہے یہ تو ایک شخص ہے وہ چلتا ہے اور اس میں سے روشنی کی کرنیں نکلتی ہیں اس کا لباس سفید چمکدار ہے بالکل ایسے جیسے نئی نئی برف گری ہو وہ پکار اٹھے یہ فرشتہ ہے انکو دھچکا لگا وہ بڑی مشکل سے دیکھ سکے کہ فرشتہ کیا کر رہا ہے وہ قبر پر جاتا ہے اور پتھر کو لڑھکا دیتا ہے تم ایسا نہیں کر سکتے ان میں سے ایک پکارتا ہے پتھر پر مہر ہوئی ہے لیکن اس کو مداخلت کی جرات نہ ہوئی اور پھر چمکدار فرشتہ پتھر کے اوپر بیٹھ گیا۔ قبر کے اندر سے آواز آرہی ہے جیسے اس کے اندر کوئی کپڑے پہن رہا ہے یہ بہت ہو چکا وہ اس کو مزید برداشت نہیں کر سکتے وہ شہر کی طرف بھاگے کاہنوں کو وہ ہر چیز بتانے کیلیے جو انہوں نے دیکھی اسی اثناء میں دنیا کی تاریخ کا سب سے بڑا معجزاہ قبر میں رعنا ہوتا ہے خدا باپ نے اپنے بیٹے کو ایک نیاء جسم دیا بیٹے نے موت کے بندھنوں کو کھول دیا نیا لباس پہنا اور باہر آیا وہ ابھی بھی ناصرت کا یسوع ہے اس کی آواز اسی طرح کی آواز ہے اور مصلوبیت کے وقت کے زخم ابھی بھی نظر آتے ہیں وہ مکمل طور پر صحت مند ہے حرف نشانات نظر آتے ہیں ہم اسی آواز کو ہنڈل کی ہالیلیو یاہ کوائر میں سنتے ہیں لیکن یہ آوازیں بڑی بڑی کوائروں کی آوازوں کے نیچے دب گئی ہیں۔

3 ۔13 جب بیت الحم میں یسوع کی پیدائش کا اعلان ہوا وہاں فرشتوں کی کوائر موجود تھی اس چھوٹے شہر کے باہر افراتا کے میدانوں میں چرواہے ایک فرشتے کے سبب سے حیران ہوئے جو ان کے لیے خوشی ایک بڑی خبر لایا جو کچھ واقع ہوا اس پر زور

دیتے ہوئے خدا نے فرشتوں کی ایک بڑی کوائر کو بھیجا انہوں نے چرواہوں کیلیے گیت گایا عالم بالا پر خدا کی تمجید ہو اور زمین پر ان آدمیوں میں جن سے وہ راضی ہو صلح۔"لوقا 2 باب 13 سے 14 آیت اریتا کے میدان میں ایک فرشتہ موجود تھا لیکن ہمارے لیے کوئی بڑی کوائر باقی نہ تھی شاید ہم نے اس کا انتظام مختلف طریقے سے کیا تھا لیکن یسعیاہ نبی کہتا ہے کہ خدا کے اپنے طریقے ہیں خداوند فرماتا ہے کہ میرے خیال تمہارے خیال نہیں اور نہ تمہاری راہیں میری راہیں ہیں یسعیاہ 55 باب 8 آیت۔ایک بڑی کوائر کو زمین پر بھیجنے کی بجائے خدا نے آسمان پر گانے کیلیے کوائر تیار کی جب اس نے آسمان پر دعوت دی یوحنا نے مکاشفہ کی کتاب کے عنوانات کو وصل کیا۔اور پھر وہ ہر چیز کی جو وہ دیکھتا تھا گواہی دیتا ہے وہ جو کچھ دیکھتا ہے اس سے بہت متاثر ہے بلکہ کہ وہ اس سے کم نہیں لکھتا خدا باپ ایک شاندار تخت پر نشین ہے اور اس کا بیٹا اس کے ایک طرف کھڑا ہے یسوع مزید باغ میں زمین پر کہیں اور نہیں کھڑا بلکہ وہ آسمان کی طرف اٹھالیا گیا ہے خدا باپ کی موجوگی میں اس کا بڑی عزت کے ساتھ استقبال ہوتا ہے وہ وہاں ایک شخص کی صورت میں نہیں کھڑا بلکہ ایک برے کی صورت میں فرشتوں کے درمیان بزرگوں کے درمیان اور چار جاندار و کے درمیان اور تمام اس کے سامنے جھکے ہوئے ہیں اور وہ ایک نیا گیت گاتے ہیں اور یہ نیا گیت گانے لگے کہ توہی اس کتاب کو لینے اور اس کی مہریں کھولنے کے لائق ہے کیونکہ تو نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر قبیلے اور اہل زبان اور امت اور قوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا اور ان کو ہمارے خدا کیلیے ایک بادشاہی اور کاہن بنادیا اور وہ زمین پر بادشاہی کرتے ہیں مکاشفہ 5 باب 9 سے 10 آیت یہ تمام کائنات کی سب سے بڑی کوائر ہے اس کا شمار ہزاروں ہزار اور دس ہزاروں دس ہزار ہے اس کو اگر ہندسوں میں لکھیں تو یہ 1000 × 1000 اور 10000 × 10000 اس کا شمار ممکن نہی "ں اور اس کا تصور بھی کہ کتنے ممبر اس کوائر میں ہیں یہ کوائر زمین پر نہیں آئی جب یسوع زندہ ہوا یہ یقینا اریتا کے میدان میں پوری نہ آتی اور ہم جو دو ہزار سال پہلے سے رہتے ہیں ہمیں اپنے آپ کو ہینڈل کی ہالیلیویاہ کوائر ساتھ شامل مطمئن ہونا ہے جب ہم بھی آسمان پر اٹھائے جائیں گے ہم بھی یسوع مسیح کو ایک برے کی صورت میں جو ذبح کیا گیا ہے دیکھیں گے وہ جو اپنی آزاد مرضی سے قربان کیا گیا اور جس نے ہمیں گناہوں سے آزاد کیا وہ ہمارا استقبال کرے گا پر بڑی کوائر میں ہمارے لیے بھی ایک مقام ہو گا جو ایماندار ہیں

سبق نمبر 11 میں سے سوالات

1 ۔کیوں سپاہی قبر پر سے بھاگ گئے؟

2 ۔جب یسوع بیت الحم میں پیدا ہوا تو خدا باپ نے کیا کیا؟

3 ۔فرشتوں کی کوائر اس کوائر کے مقابلے میں جو مکاشفہ میں ہے چھوٹی ہے۔

4 ۔اس کوائر میں کتنے ممبر تھے؟

5 ۔اس کوائر میں کون گائے گا؟

کتابیات

کتاب: دی کراس آف کرائسٹ 1986 جان سٹارٹ کتاب سسٹمٹیک تھیالوجی۔1974 لوئس برک ہاف۔

کتابچہ :ایکسپرئیسن دی پیشن آف جیزز۔2004 لی سٹرابل این گیر یپولی۔

کتاب:دی کراس گاڈدی سن 1999 ڈی مارٹن لائرڈ جونز

کتاب۔دی کراس سپر جن

کتاب۔دی پاورآف جیز زبلڈ۔اینڈریو مرے

کتاب۔پرئیر دی ایڈوانچر۔فرام دی سول 1995 ڈی ایس سیکیولر(لبرل)ڈی وی ڈی:دی پیشن آف کرائسٹ 2004 مل گبسن

انٹرنیٹ: اگرآپ تیورن کی چادر کے بارےاور ویرونیکا کے کپڑے کے بارے دیکھناچاہتے ہیں تواپنے کمپیوٹر پران کے نام لکھ کر تلاش کریں۔

Foundation: Workgroup “Back to the Bible“

Mail-address: Populierenstraat 51, 8266 BK Kampen, the Netherlands

Tel. 038-3328234

E-mail: Byblos@solcon.nl

Website: www.backtobible.nl

Local board: president - pastor Ing. M . v.d. Kraats

Secretary/treasurer - A.A. Doorn